روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 16 راگست 2011ء 15 رمضان 1432 ہجری 16 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 189

جنت کی ہوائیں

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جنت کو پورا سال رمضان کیلئے مزین کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے پتے لہلہاتے ہیں اور حوریں آتی ہیں اور کہتی ہیں اے ہمارے رب اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے ایسے جوڑے بنا جن کی آنکھیں ہم سے اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔

(کنز العمال جلد8 صفحہ 475۔ حدیث نمبر23711)

خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کیلئے ایک حقیقی عبدرحمٰن کی روح اپنے اندر پیدا کرنا ہوگی

ماہ رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے

عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی دعا خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 راگست 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 راگست 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 187 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ انسان کو جس قدر دنیا کے فسادوں اور ابتلاؤں سے بچنے اور اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے اسی قدر اس تعلق میں کمی ہو رہی ہے۔ اس صورتحال میں ایک چھوٹا سا طبقہ ایسا بھی ہے جو اللہ کے وعدوں پر یقین، آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور اللہ تعالیٰ کے آپ سے وعدوں کے پورا ہونے کی تصدیق کرنے والا ہے اور یہ طبقہ جماعت احمدیہ ہے۔ فرمایا کہ اگر ہم اپنے خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے نہیں تو پھر ہم نے بھی پا کر کھو دیا۔ پس ایک حقیقی عبدرحمان کی روح اپنے اندر پیدا کرنا ہوگی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کبھی زمانہ ایک تاریک رات کی طرح ہو جاتا ہے اور دین اس مصیبت کے نیچے روندا جاتا ہے تب ایک نئی تقدیر آسمان سے نازل ہوتی ہے اور لوگوں کو عارف دل اور خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کیلئے ناطق زبانیں عطا ہوتی ہیں۔ پس وہ بندگی میں ایسی محبت کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں جو بلندی کی چوٹی کو دستک دے رہی ہوتی ہے۔ وہ یاد خدا میں محو رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانے اور عبد کامل کی کامل پیروی اور اس سے عشق و محبت کی انتہا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا جنہوں نے پھر ہمیں اللہ تعالیٰ سے عشق و وفا اور عبودیت کے راستے دکھائے۔ حضرت مسیح موعود دین کی نشأۃ ثانیہ کا عظیم کام کر گئے۔ آپ کے رفقاء میں سے عباد الرحمٰن اور صاحب رؤیا و کشوف پیدا ہوئے اور عبد بننے کا حق انہوں نے ادا کیا۔ فرمایا کہ اب یہ نظام اور جماعت کی ترقیات کی پیشگوئیاں تا قیامت ہیں۔ ہمیں اس انقلاب کا حصہ بننے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنا ہوگا آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے اور یہ ذمہ داری اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے سے ادا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری حالتوں کو سنوارنے کیلئے ایک اور رمضان المبارک سے گزرنے کا موقع ہمیں عطا فرمایا جس میں خدا کا قرب پانے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر لبیک کہنے اور ایمان میں ترقی کرنے کے راستے مزید کھل جاتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیار سے کہے گئے اس لفظ عبادی یعنی میرے بندے کا اس رمضان میں اعزاز پانے والے ہوں۔ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب، تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہماری نمازیں اور ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے تک ہی محدود رہنے کے جوش میں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے اسے دائمی بنانا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو، خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ہو، دعا کرنے میں رقت اور سوز ہو، انسان کے اندر عاجزی پائی جاتی ہو۔ عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی دعا خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ جب کوئی شخص بکاہ وزاری سے دعا کرتا ہے تو وہ مولیٰ کریم اس کو پاکیزگی وطہارت کی چادر پہنا دیتا ہے پھر دعاؤں کی قبولیت کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے اور پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ فرمایا کہ دنیا کو آج فسادوں سے بچانے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کیلئے کسی دنیاوی ساز وسامان کی نہیں بلکہ صرف دعاؤں کی ضرورت ہے۔ پس اس رمضان میں جہاں اپنے لئے، اپنی نسلوں کے ایمان اور تعلق باللہ کیلئے دعائیں کریں، اس دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے بھی دعائیں کریں۔ فرمایا کہ میں پھر کہتا ہوں کہ اس دعا کو کبھی نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ان بندوں میں شامل رکھے جو اس کے ہدایت یافتہ اور خالص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس رمضان کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب ربوہ اور مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

ہمیں آپ کی ضرورت ہے!

- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ
- آپ کی آواز اچھی ہے اور لوگ اسے سن کر محظوظ ہوں گے!
- آپ ایک اچھا بیانیہ انداز گفتگو رکھتے ہیں اور پس پردہ آواز کیلئے آپ کا لہجہ اور زیرو بم مناسب ہے!
- آپ ایک اچھے لکھنے والے ہیں اور آپ کی تحریر سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں!
- آپ ایک اچھے مقرر ہیں اور آپ میں کسی بھی پروگرام کا میزبان بننے کی صلاحیت ہے!
- آپ ایک اچھے گرافکس ڈیزائنر ہیں اور آپ کی تخلیقی صلاحیتیں ہمارے گرافکس کو عمدہ اور خوبصورت کر سکتی ہیں!
- آپ ایک ویڈیو ایڈیٹر ہیں اور آپ کی صلاحیتیں ہمارے ایڈیٹنگ کے کام میں مدد کر سکتی ہیں!
- آپ الیکٹرونکس انجینئر ہیں اور اپنے شعبے میں ہمیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں!
- آپ ایک عمدہ کیمرہ مین ہیں اور ہمارے لئے کام کر سکتے ہیں!
- آپ ہمارے پاس آئیں اپنی عمدہ صلاحیتوں کی آزمائش کیلئے ہمیں آپ کی رضا کارانہ خدمات کی ضرورت ہے۔ جو وقت آپ دینا چاہیں اور جو کام بھی آپ کرنا چاہیں ہم آپ کو موقعہ دیں گے۔

فوری رابطہ کریں۔

فون : +92 476 212281

pakistan@mta.tv

(سید طاہر احمد۔ ایڈیشنل ناظر اشاعت برائے ایم۔ٹی۔اے ربوہ)

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول

رمضان المبارک کی روشنی میں
تحریک جدید کے اغراض و مقاصد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اُسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

(آل عمران آیت 93)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جب رمضان میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس قرآن کا دور کرنے آتے تو آپؐ پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کا اظہار فرماتے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے بھلائی اور سخاوت میں آپؐ موسلا دھار بارش اور اس میں چلنے والی تیز ہوا سے بھی تیز رفتار دکھائی دیتے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

''خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے۔ اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اس قدرت سے ہی زندہ ہیں۔ اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 170)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

''تحریک جدید رمضان کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ممد و معاون ہے......(1) سادہ زندگی یعنی مشقت کی عادت (2) استقلال کی عادت (3) قربانی کا سبق (4) دعا کا سبق۔ یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔ پس اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ اور یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرو۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے۔ وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔ آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلا دوں اور بتا دوں کہ بغیر ان اصولوں کو اختیار کیے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جن فوائد کو حاصل کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔''

(الفضل 11 نومبر 1938ء)

مزید فرماتے ہیں

''یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ایسا موقعہ نہ سینکڑوں سال میں پہلے کسی جماعت کو ملا ہے نہ آئندہ ملے گا۔''

(الفضل 17 دسمبر 1945ء)

پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

''اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں دو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا۔ اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔''

(الفضل 11 دسمبر 1954ء)

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کا بہترین ذریعہ ہے تحریک جدید کے بارے میں بھی حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے اُس کو ضائع مت کرو آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے اُن بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان اور مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو بیشک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں لیکن محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں۔ اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔''

(الفضل یکم دسمبر 1943ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''جماعت کی اکثریت تو کم آمدنی والوں کی ہے اور اوسط درجہ کمانے والوں پر مشتمل ہے وہ بھی جیسا کہ میں نے کہا غیر معمولی قربانیاں دینے والے ہیں اور کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ جماعت نے اتنی تحریکات شروع کی ہوئی ہیں۔ ہماری آمدنی محدود ہے کہاں سے دیں؟ بلکہ ایک دلی جوش اور جذبے سے یہ قربانیاں دیتے ہیں اور پھر کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر یہ قربانیاں دی ہیں یا کبھی یہ خیال نہیں آیا یا کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ کیونکہ ہماری یہ یہ قربانیاں ہیں اور اب ہمیں ضرورت ہے فلاں مقصد کے لئے ہمیں ضرورت ہے تو جماعت بھی ہمیں دے۔ کسی قسم کا احسان نہیں ہوتا۔''

(روزنامہ الفضل 21 دسمبر 2010ء)

آخر میں ایک اقتباس حضرت مصلح موعود کا پیش کر کے میں تمام افراد جماعت چھوٹے بڑے، مردوں عورتوں سب کو اپنے محاسبہ کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں

''اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے۔ تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ اور اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامت اعمال اور مجبوریاں دور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔''

(الفضل 23 نومبر 1954ء)

کفو کا مسئلہ سمجھنا چاہیے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''کفو کا مسئلہ بھی کافی پیچیدہ ہے اور خوب غور سے سمجھنا چاہیے۔ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کو ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اب یہ دو شرطیں ہوگئی ہیں۔ غیر لڑکے سے جو خاندان سے باہر ہے وہ کفو ہے اور ایک کفو کا رشتہ اپنے گھر میں بھی موجود ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ''اگر حسب مراد رشتہ ملے تو کفو میں کرنا چاہیے۔'' یعنی اپنے ہی کفو میں ہو تو بہتر ہے۔ بہ نسبت غیر کفو کے لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 2001ء روزنامہ الفضل 28 مارچ 2001ء صفحہ 3)

پھر فرماتے ہیں:

''اب لڑکے کے باہر جانے کے شوق میں بیرونی رشتے طلب کرتے ہیں۔ وہ میں نے بیان کر ہی دیا ہے کہ لڑکے کے کوائف ایسے ہوتے ہیں کہ کوئی بیرونی لڑکی اس کو قبول کر ہی نہیں سکتی۔ یہاں بھی ملاقاتوں کے دوران مجھے ایسے لڑکے ملتے ہیں جو دبی زبان سے یہاں شادی کے خواہشمند ہیں تو اس پہ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ وہ ٹیکسی چلاتے ہیں۔ میں نے تو خود بھی اس کو ایک معزز پیشہ قرار دیا ہے، ہاتھ کی کمائی ہے جائز ہے، ایمانداری کی بات ہے۔ مگر اگر تعلیم بھی نہ ہو، دسویں بارہویں فیل اور پھر یہاں تقاضا کریں کسی لڑکی سے تو یہاں کی لڑکیاں بے تعلیم لڑکوں سے شادی کرنا ہرگز پسند نہیں کرتیں اور پھر جب ان کا گھر بار بھی کوئی نہ ہو تو آخر انھوں نے اپنی سہولت بھی تو دیکھنی ہے، اسی کا نام کفو ہے۔ وہ اگر اچھے حالات میں پلی بڑھی ہیں تو لڑکا بھی کچھ ایسا ہونا چاہیے جو اُن کے کفو کے مطابق ہو۔''

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 2001ء، روزنامہ الفضل 28 مارچ 2001ء، صفحہ 4)

جیسا کہ تمام احباب و خواتین کے علم میں ہے کہ ہر سال 29 رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والوں کے لئے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک میں نوافل کا ثواب بھی فرضوں کے برابر ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام دوست تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر دین کی ضرورت کے مطابق حصہ لیں اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا وارث بنیں۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

36ویں جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح اور جلسہ سالانہ کی مناسبت سے میزبانوں اور مہمانوں کو نصائح

علمی و تربیتی اور روحانی ماحول میں یہ دن گزار کر اپنے دینی علم میں ترقی کریں

دعاؤں، درود، اور استغفار کے ساتھ شیطان کے شر سے بچنے کی کوشش کریں

رفقاء کا حضرت مسیح موعود سے عشق، محبت اور حضور اقدس کی مہمان نوازی اور شفقت کے واقعات

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 رجون 2011ء بمطابق 24 راحسان 1390 ہجری شمسی بمقام کالسروہ (Karlsruhe) (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمد للہ کہ آج پھر جرمنی کا ایک اور جلسہ سالانہ دیکھنے اور سننے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے یہ جلسہ اس لئے ہم منعقد کرتے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانتے ہوئے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کریں اور سال کے یہ تین دن خالصتاً للہ گزارنے کے لئے جمع ہوں۔ علمی، تربیتی اور روحانی ماحول میں یہ دن گزار کر اپنے دینی علم میں ترقی کریں۔ اپنی تربیت کے از خود جائزے لیں۔ جو یہاں باتیں سنیں اُن کو سن کر پھر اپنی حالتوں پر نظر رکھیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا ہم اپنی کمزوریوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق قابو پا چکے ہیں یا پانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ جلسے کے روحانی ماحول میں خدا اور رسول کی باتیں سن کر روحانیت میں ترقی کرنے والے بنیں اور بننے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بن جاتی ہیں۔ ایک ماحول میں رہ کر دوسرے کی اچھی باتیں احساسات کو جھنجھوڑنے کا باعث بن جاتی ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ بعض بدقسمت روحانی ماحول اور جلسے سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے اور صرف اپنے دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ ایسے لوگ چاہے حضرت مسیح موعود سے بیعت کا دعویٰ کریں لیکن حقیقت میں وہ آپ کی تعلیم سے دور بھاگنے والے ہیں۔ پس دعاؤں اور استغفار کے ساتھ یہ دن گزاریں۔ جن لوگوں کی میں نے مثال دی چاہے وہ چند ایک ہی ہوں لیکن اکثریت کی دعائیں بھی بعض دفعہ کمزوروں کے دن پھیر دیتی ہیں۔ جہاں اُن کی اپنی حالتیں بہتر ہوتی ہیں، ان کے ہمسایوں کی بھی حالت بہتر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس دعاؤں کے ساتھ یہ دن گزاریں کہ شیطان انسان کو اس کے نیک مقاصد سے ہٹانے کے لئے ہمیشہ کوشش میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ تمام شاملین جلسہ بھی اور تمام کارکنان بھی جن کی مختلف شعبوں میں کسی خدمت پر ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، دعاؤں، درود اور استغفار کے ساتھ شیطان کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔

اس نئی جگہ پر اس سال جماعت احمدیہ جرمنی جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ تو جس طرح منہائم میں عمومی طور پر گزشتہ بیس پچیس سال کے عرصے میں یا جو بھی عرصہ ہے اس عرصے میں وہاں جلسہ منعقد کر کے وہاں کے شہریوں اور انتظامیہ پر جماعت کا ایک اچھا نیک اثر قائم ہوا ہے، اُس سے بہتر اثر جماعت کا یہاں کے شہریوں اور انتظامیہ پر چھوڑنے کی کوشش کریں تا کہ یہ نیک نمونے (۔) اور احمدیت کے حقیقی پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔ مثلاً یہاں کے ہوٹلوں کو بڑی تعداد میں ایشین لوگوں کو ٹھہرانے کا یہ پہلا موقع ہے تو قدرتی بات ہے کہ آج کل جس طرح بعض (۔) گروپوں کی طرف سے، (۔) کا غلط تصور پیش کیا جا رہا ہے ہوٹلوں کے مالکان کو بھی کچھ تحفظات تھے۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ پولیس نے اُنہیں تسلی دی ہے کہ ہماری تحقیق کے مطابق یہ ایک پُر امن جماعت ہے اس لئے کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس اِن دنوں میں صرف جلسہ گاہ کے ماحول میں ہی نہیں بلکہ باہر بھی جہاں بھی احمدی رہائش پذیر ہیں یا شہر میں سے گزر کر دوسرے شہروں سے آ رہے ہیں وہاں بھی، عمومی طور پر، بھی ہر جگہ اپنے نیک نمونے چھوڑیں جو احمدیت کی (۔) کا باعث ہوں۔ آپ کے ایسے نمونے ہوں جو آپ کے حق بیعت نبھانے کا واضح اظہار کر رہے ہوں۔ اگر کوئی زیادتی کرتا بھی ہے تو ایک سچے احمدی کو پلٹ کر وہی رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

بعض گزشتہ تجربات سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ چند ایک ایسے لوگ بھی ہیں جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں جو بظاہر احمدی ہیں جلسے کے دنوں میں اپنے دنیاوی مقاصد کے لئے آتے ہیں یا بعض دفعہ اپنی پرانی رنجشوں کو دلوں میں بٹھائے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف غلط حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انتظامیہ تو بہرحال ایسے لوگوں سے کسی قسم کی رعایت نہیں کرے گی اور نہ کرنی چاہئے، لیکن ایک فریق کی زیادتی سے دوسرے فریق کو بھی صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اور یہ دن کیونکہ خدا تعالیٰ کی خاطر گزارنے کے لئے آئے ہیں اس لئے اپنے معاملات خدا تعالیٰ پر چھوڑنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوئے۔ پس اس احسان کی قدر کرنا ہر سچے احمدی کا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس جماعت میں شمولیت اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے قومیں تیار ہو رہی ہیں تو اس بات کو پرانے احمدیوں کو بھی ایک فکر کے ساتھ لینا چاہئے۔ اس جلسے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی نئے شامل ہونے والے احمدی مختلف ممالک سے شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی نظروں میں، اُن کی حرکات میں ایک اخلاص اور وفا ٹپک رہا ہوتا ہے۔ پس جو پرانے احمدی ہیں اُن کو ایک فکر اپنے ایمان کے لئے بھی کرنی چاہئے اور اُن کے لئے بھی نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ یہ نہ ہو کہ نئی قومیں آ کر اور حقیقی (۔) بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بن جائیں اور پرانے احمدی خاندان دنیا میں ڈوب کر، اپنی اَناؤں میں ڈوب کر، اُن فضلوں سے محروم ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پس اس سوچ کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ یہ دن گزاریں۔

اس اہم بات کی طرف توجہ دلانے کے بعد اب میں بعض (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی بعض روایات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو رجسٹر روایات (رفقاء) سے میں نے لی ہیں جن میں

مختلف قسم کے مضامین بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق و محبت کے واقعات، آپ کی نصائح، (۔) کے آپ کی نصائح کو سمجھنے کے طریق، آپ کی مہمان نوازی، اس کے جواب میں (۔) کا ردّ عمل۔ ان باتوں نے (رفقاء) کی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا جس نے اُن کی روحانی تربیت بھی کی اور حضرت مسیح موعود سے عشق اور محبت کو مزید نکھارا بھی اور بڑھایا بھی۔ تو جیسا کہ میں نے کہا بعض واقعات آپ کی بے تکلف مہمان نوازی کے ہیں۔ بعض مہمانوں کے صبر اور حوصلے کے ہیں، باتوں باتوں میں ہی بعض علمی مضامین بیان ہوئے ہیں، بعض نصائح بھی ہیں۔ پس ان کو غور سے سنیں اور یہ جو ڈیوٹی والے کارکنان ہیں اُن کو بھی اِن چیزوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک روایت ہے۔ حضرت خان صاحب ضیاء الحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم تین احمدی اشخاص، یعنی یہ خاکسار (ضیاء الحق صاحب) اور ان کے خالہ زاد بھائی سید اکرام الدین صاحب اور اُن کے بہنوئی سید نیاز حسین صاحب مرحوم سونگڑہ سے روانہ ہو کر کلکتہ ہوتے ہوئے ہم قادیان پہنچے۔ یہ غالباً 1900ء کا واقعہ ہے۔ قریباً دس گیارہ بجے دن کا وقت ہو گیا جب قادیان پہنچے۔ اسی دن نماز ظہر کے وقت مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود سے (بیت الذکر) میں ملاقات ہوئی اور اُسی دن بعد نماز مغرب (بیت) مبارک میں، یہ کہتے ہیں کہ، ہم تینوں نے مع دیگر نو وارد حاضرین بیعت کی۔ ملاقات کے وقت حضور نے جب میرا نام دریافت فرمایا تو میں نے اپنا نام ضیاء الحق، 'ق' کو بولتے ہیں جس طرح خاص انداز میں ادا کیا۔ تو حضور نے فرمایا ضیاء الحق۔ ('ق' کے تلفظ کو چھوٹی 'ک' سے بیان فرمایا) تو کہتے ہیں اُس دن یہ سننے کا میرا پہلا موقع تھا کہ پنجاب میں عام بول چال میں 'ق' کو 'ک' کی طرح بول دیا جاتا ہے۔ بہر حال کہتے ہیں حضور نے مولوی محمد احسن صاحب کو فرمایا کہ اِن تینوں کو سلسلہ کی کچھ کتابیں پڑھنے کو دی جاویں تو میں نے عرض کیا کہ فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام کتابیں میں نے پڑھ لی ہیں تو حضرت مسیح موعود نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر تاکید کر دی کہ لنگر خانہ میں ہم تینوں اُڑیسہ کے مہمانوں کے لئے چاولوں کا بندوبست کر دیا جائے۔ کہتے ہیں ہم قریباً سات دن قادیان میں ٹھہرے اور ہر روز بعد نماز مغرب حضور کے پیر دبانے والوں میں شریک ہوتے تھے، مگر خدام کی کثرت کی وجہ سے پیر کا کوئی حصہ ملنا دشوار ہو جاتا تھا۔ حضور کا پَیر خوب مضبوط معلوم ہوتا تھا۔ ہر روز صبح شام، صبح بعد ناشتہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر میں ہم شریک ہوتے تھے۔ حضور خوب تیز چلتے تھے، حتیٰ کہ بعض ہمراہیوں کو دوڑنا پڑتا تھا۔ حضور کی چھتری برداری کا فخر ایک عرب غالباً مولوی ابوسعید صاحب کو ملتا تھا۔

کہتے ہیں ایک روز کا ذکر ہے کہ میں نے حضور سے دریافت کیا کہ ہمارے محلے کی مسجد میں ہم کس طرح نماز ادا کریں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا غیر احمدی نماز ادا کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو میں نے عرض کیا کہ ہمارے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے ہم کو کون روک سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی روک نہیں تو علیحدہ نماز ادا کر لی جاوے ورنہ نہیں۔ شروع میں ہم کو خبر نہ تھی کہ مخالفت اس قدر ہو گی کہ محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا تو درکنار، اس کے اندر جانے کی بھی اجازت نہ ہو گی اور برادری سے قطع تعلق ہو گا۔ ہم کو کافر، ضالّ اور مضلّ کا خطاب دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

(مأخوذ از روایات حضرت ضیاء الحق صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 56، 57)

تو شروع شروع میں بعض دفعہ جب لوگ بیعت کرنے آتے تھے، تو یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ مخالفت اس قدر بڑھی ہوئی ہے اور یہ مخالفت تو آج بھی ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے بعد میں وہاں بھی (۔) بنانے کی توفیق دی اور دنیا میں آج ہر جگہ (۔) بن رہی ہیں۔ جرمنی میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو چھ (۔) یا چار (۔) باقاعدہ اور دو کو (۔) میں بدلنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

پھر ایک بے تکلف مجلس کا ذکر ہے، حضرت نظام الدین صاحب معرفت نظام ایم کو شہر سیالکوٹ۔ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جلسہ سالانہ سے رخصت ہو کر گھر واپس جانے کے لئے حضرت اقدس کے حضور اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے تو حضور رخصت دے کر اندرون کی کھڑکی سے اندر جانے لگے۔ تو میرے ہمراہ ایک صاحب ملتان کے رہنے والے بھی تھے، انہوں نے اجازت حاصل کر لینے کے بعد اپنی ملتانی زبان میں کہا، (ملتانی زبان پنجابی اپنا طرز ہے اُن کا) کہا کہ حضرت! 'مَیں کُو کوئی وظیفہ ڈسّو' یعنی مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ تو حضور مسکرا پڑے اور فرمانے لگے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو یہی وظیفہ ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت نظام الدین صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 103)

پس یہ آج بھی ہمارے لئے ان دنوں میں خاص طور پر یہی وظیفہ ہے اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بہار کے موسم میں دوستوں کو ساتھ لے کر باغ میں گئے اور خادموں سے کہا کہ توت کی ٹوکریاں بھر کے لاؤ۔ چنانچہ دو ٹوکریاں یا پراتیں توت اور شہتوت سامنے رکھ دیں۔ خود بھی حضور کچھ کھانے لگے۔ اس پارٹی میں بہت (۔) نہ تھے، غالباً پندرہ بیس ہوں گے۔

(مأخوذ از روایات حضرت نظام الدین صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 103)

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ڈھاب کا کنارہ بھر کر اس جگہ ایک پلیٹ فارم سا بنوایا گیا تھا اور مٹی ڈلوائی گئی تھی، اور یہ وہ جگہ ہے جہاں آج کل (اُس زمانے کی جو بات کر رہے ہیں) مرزا مہتاب بیگ صاحب درزی کی دکان ہوتی تھی اور کچھ بک ڈپو اور گلی والی زمین بھی شامل ہو گی۔ کہتے ہیں یہاں جلسہ سالانہ ہوا تو مولوی برہان الدین صاحب مرحوم مغفور دوستوں کو اپنے لوہے کے لوٹے سے جو ان دنوں اپنے کندھے پر اُٹھایا کرتے تھے (سماوار ٹائپ چیز ہو گی کوئی) اُس میں پانی پلاتے رہے تھے۔ اب دیکھیں ان کا انداز بھی کیسا پیارا ہے۔ کہتے ہیں مولوی صاحب مرحوم پانی پلاتے پلاتے ناچنے لگ گئے اور دوستوں سے کہا کہ پوچھو مَیں کون ہوں اور کیوں ناچ رہا ہوں؟ دوستوں میں سے کسی نے کہا حضرت خود ہی فرمائیے۔ تو فرمانے لگے کہ میں مسیح دا چپڑاسی ہوں۔ میں اس خوشی میں آ کر ناچ رہا ہوں کہ میں مسیح کا چپڑاسی ہوں۔

(مأخوذ از روایات حضرت نظام الدین صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 103، 104)

حضرت میاں امیر الدین صاحب احمدی گجراتی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنے قرضدار ہونے کی شکایت حضرت صاحب کے پاس کی۔ آپ نے فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ اب وہ بہت سارے لوگ جو اپنے مسائل کے بارہ میں لکھتے ہیں، معاشی مسائل کے بارے میں لکھتے ہیں، اُن کو عموماً حضرت مسیح موعود یہی بتاتے تھے کہ پانچ نمازیں پڑھا کرو اور درود شریف پڑھا کرو۔ فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ بس یہی میرا وظیفہ تھا کہ مجھ کو مولیٰ کریم نے برکت دی اور قرض سے پاک ہو گیا اور جب میں قادیان میں آتا تھا تو چھوٹی (۔) میں جو اس وقت بڑی ہو چکی تھی (یعنی (۔) مبارک) جبکہ چھ آدمی صف میں اس میں کھڑے ہوتے تھے۔ اوقات نماز میں اس (۔) میں میں کھڑکی کے آگے بیٹھ رہتا تھا۔ (اس کھڑکی سے جہاں سے حضرت مسیح موعود تشریف لاتے تھے۔) اس غرض سے کہ حضرت مسیح موعود اس میں سے آتے تھے تو جب حضرت مسیح موعود نماز کے لئے تشریف لاتے تو میں فوراً کھڑا ہو جاتا اور نماز میں آپ کے بائیں بازو کے ساتھ کھڑا ہوتا اور یہ وہ وقت تھا جبکہ ساتھ ہی کا کمرہ جو (۔) کے ساتھ ہے اُس میں حضرت صاحب اور چند مہمان جو اُس وقت ہوا کرتے تھے جو پانچ سے زائد

نہ ہوتے تھے، اس کمرے میں آپ چاول یا کھانا اپنے ہاتھ سے خود کھلاتے تھے۔ تمام پیشگوئیاں میرے سامنے پوری ہوئیں اور مَیں اُن کا گواہ ہوں۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحب احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 189)

کہتے ہیں پھر مَیں یہ بھی ایک موقعہ عرض کئے دیتا ہوں کہ جب طاعون کے متعلق جلسہ ہوا ہے تو مَیں بھی اُس میں شریک تھا اور وہ ''بوہڑ'' جو قادیان سے مشرق کی طرف جھیل کے کنارے پر ہے اُس کے نیچے جا کر جلسہ ہوا تھا اور آپ نے اس بوہڑ کے نیچے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی تھی۔ میرے قیاس میں اس وقت جلسے میں شریک ہونے والے آدمی قریباً تین چار سو تھے، کمی وبیشی وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ پھر اس کے بعد مَیں نے جماعت کو بڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ وقت آ گیا کہ جب جلسہ دسمبر کے مہینے میں قائم کیا گیا تو بہت خلقت آنے لگی۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحب احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 191)

ایک دن شام کے وقت کھانا کھلانے کے واسطے یہ تجویز تھی کہ حضرت صاحب نے حکم دیا ہوا تھا اور اس مکان پر جو کہ چھتی ہوئی گلی کے مغرب کی طرف ہے وہاں کھلایا گیا، اور اس وقت ایک ضلع کے آدمیوں کو بند کر کے کھانا کھلاتے تھے، اُس وقت گوجرانوالہ کے آدمی کھا رہے تھے اور دروازہ بند تھا۔ مَیں بھوک سے تنگ آ کر اُس جگہ گیا، مجھے داخل نہ کیا گیا۔ مَیں واپس آ کر بھوکا سو رہا۔ رات کو حضرت صاحب کو الہام ہوا۔ (انہوں نے جو لکھا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمِ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ تذکرہ میں جو الہام ہے اور دوسری روایات میں بھی یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ ہے۔ کہ اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلا۔ پھر صبح حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کھانے کی کیا تجویز ہو رہی ہے۔ تو عرض کیا گیا کہ ایک ضلع کے آدمیوں کو بلا کر دوسرے کو بلاتے ہیں۔ میرے سامنے حضرت صاحب نے یہ فرمایا کہ ''دروازے کھول دو، جو آئے اُس کو کھانے دو''۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحب احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 191، 192)

حکیم عبدالصمد صاحب بھی اپنی روایت بیان کرتے ہیں اس میں بھی اس کا کچھ حصہ آ جائے گا جو عبدالغنی صاحب دہلی کے بیٹے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں 1907ء میں قادیان میں حاضر ہوا۔ عصر کے بعد کھانا کھانے کے لئے جب ہم لنگر خانہ میں جانے لگے تو کچھ لوگ دروازے میں کھڑے تھے۔ میں بھی وہیں کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھلنے پر لوگوں نے اندر جانا چاہا۔ ایک لڑکے نے اُن کو دھکے دے کر دروازہ بند کر دیا۔ وہ لوگ بہت شرمندہ اور نادم ہو کر واپس چلے گئے۔ مَیں پھر تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں۔ مَیں (۔) مبارک کے پرانے زینہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اوپر سے حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ بہت سا مجمع تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کل کوئی قصہ ہوا ہے یا فرمایا کوئی جھگڑا ہوا ہے۔ مجھے صحیح الفاظ یاد نہیں۔ حضرت خلیفہ اول نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ منتظمین کی غلطی تھی، بعض معزز آدمی اندر جانا چاہتے تھے، ایک لڑکے نے دھکا دے کر لنگر کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ معزز لوگ تھے وہ ناراض ہو کر اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ پھر ان کو کھانا بھیجا گیا۔ بعض نے کھا لیا مگر بعض نے نہیں کھایا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ جن لوگوں کی غلطی سے یہ حرکت ہوئی ہے اُن کو شرم کرنی چاہئے اور وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جن کی چیخ وپکار کی آواز آسمان پر سنی گئی۔ اس کے بعد فرمایا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ کہ اے نبی! تو بھوکوں اور بیقراروں کو کھانا کھلا۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ الفاظ تکمیل کے ہیں۔ مَیں اُس وقت اس فقرے کے معنی نہیں سمجھا تھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ رُتبہ بخشا ہے اور یہ خطاب فرمایا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یا ایھا النبی ایک پورا ہونے والی بات ہے اور پورا ہو رہی ہے۔) اب مجھے سمجھ آتا ہے کہ اس سے مراد یہ تھی کہ ایک وقت آئے گا جب لوگ حضرت صاحب کا درجہ گھٹانے کی کوشش کریں گے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کامل نبی تھے۔ یہ جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے۔ لنگر خانہ اس وقت اُس مکان میں تھا جہاں آج کل حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ رہتی ہیں۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے بالکل مقابل میں اس کا دروازہ کھلتا ہے۔

(مأخوذ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 19 تا 21)

ایک دفعہ میں ایک پورا خطبہ اس بات پر بھی دے چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں اور جن لوگوں کو کسی بھی قسم کی غلط فہمی ہے یا بعض لوگ بزدلی یا مداہنت میں غیروں کے سامنے، بات کرتے ہوئے، بحث کرتے ہوئے، اظہار کر جاتے ہیں ان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی کہہ کر پکارا ہے اور اللہ کے فضل سے آپ نبی ہیں لیکن غیر شرعی نبی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں آئے ہوئے اور آپ سے کامل محبت اور عشق کرنے والے نبی۔

لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ بعض لوگ جن کو دھکا دیا گیا تھا وہ لوگ جو واپس چلے گئے تھے، وہ آبدیدہ ہو گئے اور بے اختیار اُن کی زبان سے نکلا کہ مولیٰ ہم یہاں کھانا کھانے تو نہیں آئے تھے بلکہ تیرے حکم کی تعمیل میں تیرے مسیح کے دَر پر آئے تھے۔

(مأخوذ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 21)

پس کارکنان کو ہمیشہ خوش اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

پھر چوہدری عبدالعزیز صاحب احمدی پنشنر نوشہرہ ککے زئیاں لکھتے ہیں کہ دسمبر 1907ء کے سالانہ جلسے پر جو آخری جلسہ حضرت صاحب کی حیاتِ طیبہ کا تھا، میں حاضر ہوا تھا۔ نو بجے حضرت صاحب گھر سے ان سیڑھیوں کے ذریعے نیچے تشریف لائے جو (۔) مبارک سے چھتی ہوئی گلی میں دفتر محاسب کے کونے کے عین مقابل اترتی ہیں۔ حضور دوسری سیڑھی پر کھڑے ہو گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر بلوا کر فرمایا کہ ''رات جو مہمان دیر سے آئے ہیں ان کو کھانا نہیں ملا اور وہ بالکل بھوکے رہے ہیں۔ ان کی فریاد عرشِ معلّٰی تک پہنچی ہے''۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور درست ہے۔ واقعی اُن کو کھانا پہنچانے میں کوتاہی ہوئی ہے۔ فرمایا ''ایک کمیٹی چار پانچ آدمیوں کی بنائی جائے جو رات بھر مہمانوں کی آمد ورفت کی نگہداشت اور اُن کے کھانے کا بندوبست کرے تا کہ آئندہ دوستوں کو تکلیف نہ ہو''۔

(از روایات حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب احمدی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 217)

میاں اللہ دتہ صاحب ولد میاں خیر محمد صاحب سہرانی احمدی سکنہ بستی رنداں ڈیرہ غازی خان کہتے ہیں کہ 1902ء یا 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں قادیان شریف گیا۔ موقع عید کا تھا اور لنگر خانے میں لنگر چلا تو عام وخاص کی تجویز ہونے لگی۔ (لنگر چلا تو عام اور خاص کی تجویز ہونے لگی کہ یہ لوگ خاص مہمان ہیں یہ عام مہمان ہیں) کھانے کی تقسیم کے لئے، تو میری نیت میں فرق آنے لگا۔ فوراً مجھے یہ بدظنی پیدا ہوئی کہ جو مہدی معہود ہو گا وہ حکماً عدل ہو گا مگر اس لنگر خانے میں ریا ہونے لگا ہے، مساوات نہیں ہے۔ پھر صبح کو (۔) مبارک میں گیا تو حضرت مسیح موعود (نداء) سے پہلے تشریف لائے تو آتے ہی فرمایا: مولوی نورالدین صاحب کہاں ہیں؟ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور! مَیں حاضر ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیرا لنگر خانہ ناخن کی پشت برابر بھی منظور نہیں ہوا کیونکہ لنگر خانے میں رات کو ریا کیا گیا ہے اور اب جو لنگر خانے میں کام کر رہے ہیں اُن کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں۔ (اتنی سختی

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی کہ جنہوں نے مہمانوں کے درمیان امتیاز کیا تھا، اُن کو نہ صرف فارغ کرو کام سے بلکہ چھ ماہ کے لئے قادیان سے نکال دو) اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت ہوں اور صالح ہوں اور فرمایا کہ فجر کی روٹی (یعنی صبح کا کھانا جو ہے ناشتہ) میرے مکان کے نیچے چلا یا جائے اور میں اور میاں محمود احمد اوپر سے دیکھیں گے۔

ان کو جو بدظنی پیدا ہوئی تھی کہ یہ ریا ہونے لگ گیا ہے، کہتے ہیں میں نے فجر کی نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار پڑھی کہ مَیں نے بدگمانی کی، یا اللہ مجھے معاف کر دے۔ یہ کرامات حضرت اقدسؑ کی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔

(مأخوذ ازروایات حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 194، 195)

پس یہ بدظنیاں ہیں جو بعض دفعہ بہت دور لے جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت پر رکھنا چاہے اس کے لئے فوراً وہ سامان پیدا کر دیتا ہے تاکہ بدظنیاں دور ہو جائیں، اس سے بچنا چاہئے اور انسان عمومی طور پر استغفار اگر کرتا رہے تو بدظنیوں سے بچتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص کی غلطی سے پوری انتظامیہ کو غلط قرار نہیں دینا چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے جناب حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے بارہ میں ہے۔ مولوی مہر دین شاگرد مولوی صاحب نے بیان کی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کتاب لکھی (مولوی صاحب نے ان کو بتایا، انہوں نے آگے یہ روایت لکھی ہے)۔ تو میں نے اس کتاب کو پڑھا تو میں نے خیال کیا کہ یہ شخص آئندہ کچھ ہونے والا ہے یعنی اس کو بڑا رُتبہ اور مقام ملنے والا ہے اس لئے میں ان کو دیکھ آؤں۔ میں ان کو دیکھنے کے لئے قادیان پہنچا تو مجھے علم ہوا کہ آپ ہوشیار پور تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ بار بار آنا مشکل ہے اس لئے ہوشیار پور جا کر دیکھ آؤں۔ میں نے ان کا پتہ پوچھا تو کسی نے بتلایا کہ ان کی بہلی کے بیل کے بیل سفید ہیں (بیل گاڑی جو ہے اس کے بیل سفید ہیں) وہ اب واپس آ رہی ہوگی، آپ راستے میں سے پتہ پوچھ لیں۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو ہماری کشتی نے بہلی والے کی کشتی سے کچھ فاصلے پر تھی اس لئے کچھ دریافت نہ کر سکا۔ جب میں ہوشیار پور پہنچا تو مرزا اسماعیل بیگ حضور کے ہمراہ بطور خادم تھے۔ حضور کو انگریزی میں الہام ہوا تھا، اُس کا ترجمہ کرانے کے لئے وہ جا رہے تھے کہ مجھے راستے میں ملے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ مرزا صاحب کہاں ہیں انہوں نے کہا کہ شہر میں تلاش کر لیں، بتایا نہیں۔ معلوم نہیں حضرت صاحب نے منع کیا ہوا تھا یا کوئی اور بات تھی۔ آخر میں پوچھ کر آپ کے مکان پر پہنچا اور دستک دی۔ خادم آیا اور پوچھا کون ہے؟ مَیں نے کہا برہان الدین جہلم سے حضرت مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ ٹھہر و مَیں اجازت لے لوں۔ جب وہ پوچھنے گیا تو مجھے اُسی وقت فارسی میں الہام ہوا کہ جہاں تم نے پہنچنا تھا پہنچ گیا ہے۔ اب یہاں سے نہیں ہٹنا۔ خادم کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی مجھے فرصت نہیں ہے اُن کو کہہ دیں کہ پھر آئیں۔ خادم نے جب یہ مجھے بتلایا تو مَیں نے کہا کہ میرا گھر دور ہے مَیں یہاں ہی بیٹھتا ہوں جب فرصت ملے گی، تب ہی سہی۔ (جب حضرت مسیح موعود کو فرصت ہوگی تب مل لوں گا۔) جب خادم یہ کہنے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحب کو الہام ہوا کہ مہمان آوے تو مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ اس پر حضرت صاحب نے خادم کو حکم دیا کہ جاؤ جلدی سے دروازہ کھول دو۔ میں جب حاضر ہوا تو حضور بہت خندہ پیشانی سے مجھے ملے اور فرمایا کہ ابھی مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے فارسی میں یہ الہام ہوا ہے کہ اس جگہ سے جانا نہیں۔

(مأخوذ ازروایات حضرت مولوی مہر دین صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 222 تا 224)

اور اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کو بیعت میں آنے کے بعد بہت بڑا مقام عطا فرمایا۔

حضرت مستری اللہ دتہ صاحب ولد صدر دین صاحب سکنہ بھانبڑی ضلع گورداسپور کہتے ہیں کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا دوست اگر تمہارے پاس آیا کرے تو اس کی خاطر تواضع کیا کرو۔ ذمہ دار مہمان قادیان میں آ گئے تھے، گرمیوں کے دن تھے اُس وقت صبح آٹھ بجے کا وقت ہوگا۔ حضرت صاحب نے باورچی سے پوچھا کچھ کھانا اِن کو کھلایا جائے۔ باورچی نے کہا کہ حضور! رات کی بچی ہوئی باسی روٹیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا کچھ حرج نہیں لے آؤ۔ یعنی جب بھی کوئی دوست آئیں، اُن کو کھانا کھلایا کرو۔ روٹیاں اگر فوری تیار نہیں ہوسکتیں وہی باسی لے آؤ۔ چنانچہ باسی روٹیاں لائی گئیں۔ حضور نے بھی کھائیں اور ہم سب مہمانان نے بھی کھالیں۔ غالباً وہ مہمان قادیان سے واپس اپنے گاؤں اٹھوال جانے والے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ باسی کھالینا سنت ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت مستری اللہ دتہ صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 106)

اب بعض دفعہ بعض لوگ ناراض ہو جاتے ہیں یہاں تو خیر Pita Bread یا جو بڑی بنی بنائی روٹی ملتی ہے وہ ویسے بھی مشینوں کی بنی ہوئی بازاروں میں ہوتی ہے اور باسی ہوتی ہے لیکن پھر بھی سالن وغیرہ کے لئے بعض دفعہ ہوتا ہے لیکن باسی سالن کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ انتظامیہ باسی سالن سڑا کر ان کو کھلانا شروع کر دے۔

روایات حضرت محمد علی اظہر صاحب جالندھر، مولوی غلام قادر صاحب کے بیٹے ہیں، کہتے ہیں کہ 1906ء کا جلسہ سالانہ (۔) اقصیٰ میں ہوا تھا جس کا صحن بھرتی ڈال کر بہت وسیع کر لیا گیا تھا۔ اس کے جنوب مشرقی کونے پر اس محلّہ کے ساتھ جس میں آج کل سلسلہ کے دفاتر ہیں کسی ہندو برہمن کا ایک کچا مکان تھا۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے کچھ دوست اس مکان کی چھت پر بھی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تھے۔ اس پر صاحب مکان نے حضرت اقدسؑ کو اور جماعت کو گالیاں دینی شروع کیں۔ ہندو تھا گالیاں دینی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود نے نماز سے فارغ ہوتے ہی جماعت کو صبر کی تلقین کی اور اس چھت پر جانے سے منع فرمایا۔ مزید احتیاط کے لئے منڈیر پر اونچی دیوار بنوا دی گئی۔ کچھ عرصے کے بعد تار کا جنگلہ لگوا دیا گیا تاکہ کوئی دوست اس چھت پر بھول کر بھی نہ جائے۔ آخر وہ مکان برباد ہوا، وہ بھی ایک الہام تھا اور مالکوں کو اس کو فروخت کرنا پڑا اور جماعت نے وہ خریدا اور اب وہ (۔) اقصیٰ کا ایک جزو ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت محمد علی اظہر صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 13)

پہلے تو وہ ایک حصہ تھا صحن کے ساتھ دفاتر تھے۔ اب دو سال پہلے اللہ کے فضل سے وہاں جب (۔) اقصیٰ کی توسیع ہوئی ہے وہ سارا حصہ اس میں آ گیا ہے اب (۔) کے اس حصے میں ہی تقریباً دو اڑھائی ہزار آدمی نماز پڑھ لیتا ہے۔

حضرت چراغ محمد صاحب ولد چوہدری امیر بخش صاحب کھارے کے رہنے والے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے (۔) اقصیٰ میں ایک بڑی لمبی تقریر فرمائی۔ ظہر کے بعد کا وقت تھا۔ مَیں (۔) کی شمالی جانب کی دیوار پر بیٹھا تھا۔ میرے ساتھ گاؤں کا ایک اول درجے کا مخالف تھا جس کے زیرِ سایہ اس وقت گاؤں کا ایک آدمی تھا جو سخت مخالف تھا۔ جوں جوں حضور تقریر فرماتے جاتے تھے وہ بار بار سر ہلاتا اور سُبحان اللہ سُبحان اللہ کہتا تھا اور ساتھ یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ میں اب حضور کی مخالفت نہیں کروں گا۔ حضور جو فرما رہے ہیں سب سچ ہے۔ دو چار دن بعد میں اُسے ملا اور دریافت کیا کہ بتاؤ اب کیا رائے ہے؟ کہنے لگا معلوم نہیں، اُس وقت تو مجھے حضور کی ہر بات درست معلوم ہوتی تھی اور اب نہیں۔

(ماخوذ از روایات حضرت چراغ محمد صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 15)

جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دینا چاہے اُن کے دل پھر اس طرح سخت ہو جاتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جب قادیان آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ قادیان والوں کو کس طرح آزمایا جائے۔ اب آزمانے کا انہوں نے طریقہ جو نکالا، کہتے ہیں مجھے خیال ہوا کہ علماء میں سے ایک بڑے عالم کو دیکھا اور خود مدّعی مسیح اور مہدویت کی بھی زیارت کی۔ اُن کو تو دیکھا، بڑے عالم کو بھی دیکھا، ان کو علم سے بھرا ہوا پایا، اخلاق میں اعلیٰ پایا۔ حضرت مسیح موعود کو دیکھا، اور ان کی تو خیر کوئی مثال تھی ہی نہیں، اخلاق کا ایک سمندر تھے۔ تو اب یہاں کے عام لوگوں کی بھی اخلاقی حالت دیکھنی چاہئے۔ چنانچہ اس امتحان کے لئے کہتے ہیں میں لنگر خانے چلا گیا جو اس وقت حضرت خلیفہ اول کے مکان کے جنوبی طرف اور بڑے کنوئیں کی مشرق کی طرف تھا۔ لنگر خانے میں ایک چھوٹا سا دیگچہ تھا جس میں دال اور ایک چھوٹی سی دیگچی میں شوربہ تھا۔ میاں نجم الدین صاحب بھیروی مرحوم اُس کے منتظم تھے۔ میں نے میاں نجم الدین صاحب سے کھانا مانگا تو انہوں نے مجھے ایک روٹی اور دال دی۔ مَیں نے کہا مَیں دال نہیں لیتا، گوشت دو۔ میاں نجم الدین صاحب مرحوم نے دال اُلٹ کر گوشت دے دیا۔ (دال واپس ڈال دی، گوشت ڈال دیا بغیر کچھ کہے)۔ لیکن میں نے پھر کہا کہ نہیں نہیں دال ہی رہنے دو۔ تب انہوں نے گوشت اُلٹ کر دال ڈال دی۔ (پھر واپس کیا گوشت، پھر دال ڈال دی) اور گوشت اور دال کے اس ہیر پھیر سے میری غرض یہ تھی کہ تامَیں کارکنوں کے اخلاق دیکھوں۔ مطلب یہ نہیں تھا کہ مجھے دال پسند ہے یا گوشت پسند ہے۔ اتنی دفعہ دال اور گوشت کو بدلوایا کہ دیکھنا یہ چاہتے تھے کہ ان کے اخلاق اچھے ہیں کہ نہیں۔ یہ کہیں غصے میں آ کر یہی دال کی پلیٹ تو نہیں میرے اوپر پھینک دیں گے۔ تو مَیں نے بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہاں کے مختلف لوگوں سے باتیں کیں۔ منتظمین لنگر کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی تھی، یہ فقرہ دیکھیں کہ منتظمینِ لنگر کی (جو بھی کارکنان تھے وہاں اُن کی) ہر ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی تھی۔ اس سے بھی میرے دل میں گہرا اثر ہوا۔ اب یہ تھی نیکی جو حضرت مسیح موعود نے اپنے (۔) میں اپنے ساتھ رہنے والوں میں پیدا کی۔ دوسرے دن صبح قریباً تمام کمروں سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز آتی تھی۔ فجر کی نماز میں میں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ نظارہ بھی میرے لئے بڑا دلکش اور جاذب نظر تھا۔

(مأخوذ از روایات حضرت مولوی محمدابراھیم صاحب بقاپوری رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 8صفحہ 10، 11)

پس یہ نظارے ہیں جو ان دنوں میں بھی، جلسے کے دنوں میں خاص طور پر ہم میں نظر آنے چاہئیں، اور کارکنان کو بھی خاص طور پر نوٹ کرنا چاہئے کہ اُن کی ہر بات، اُن کا ہر عمل ایسا ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ حقیقت میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے اور پھر یہ باتیں زندگی کا مسلسل حصہ ہونی چاہئیں کہ نمازیں بھی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت بھی ہو اور پھر نہ صرف ان تین دنوں میں، بلکہ گھروں میں جا کر بھی ان کو جاری رہنا چاہئے۔

حضرت منشی محبوب عالم صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان گیا کیونکہ میں حضرت صاحب کو روزانہ خط لکھا کرتا تھا اس واسطے حضرت اقدس کو بھی میرے ساتھ بہت محبت ہو گئی۔ جب کبھی میں لاہور سے جاتا فوراً ہی مجھے شرفِ ملاقات بخشتے۔ کبھی مجھے اندر بلاتے، کبھی خود باہر تشریف لاتے۔ ایک دفعہ میں قادیان گیا تو حضور (۔) مبارک میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آپ یہاں بیٹھ جائیں میں آپ کے لئے کچھ کھانا لاتا ہوں۔ چنانچہ میں کھڑکی کے آگے بیٹھ گیا۔ حضور اندر تشریف لے گئے کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد سویّوں کی ایک تھال اپنے دست مبارک میں اُٹھائی ہوئی میرے لئے لے آئے اور فرمانے لگے، یہ ابھی آپ کے لئے اپنے گھر والوں سے پکوا کر لایا ہوں۔ میں بہت شرمسار ہوا کہ حضور کو تکلیف ہوئی مگر دل میں میں خوش بھی ہوا کہ حضرت اقدس کے دست مبارک سے مجھے یہ پاکیزہ غذا میسر ہوئی ہے۔ چنانچہ میں نے سویّاں کھائیں اور بہت خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر حضور نے مجھے رات کو فرمایا آج آپ یہیں سوئیں، چنانچہ (۔) کے ساتھ کے کھڑکی والے کمرہ میں اکیلا سویا مگر مجھے رات بھر نیند نہ آئی اور میں جاگتا ہی رہا۔ اور دعائیں کرتا رہا اور دل میں خیال کرتا تھا کہ میرا یہاں سونا کسی غفلت کا موجب نہ ہو، تا کہ حضرت کو روحانی طور پر یہ معلوم نہ ہو جائے کہ مَیں سو یا رہا ہوں۔ اسی خوف سے میں جاگتا رہا اور درود شریف پڑھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا اور جب چار بجے تو حضور خود میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ جاگیں اب نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ مَیں تو پہلے ہی جاگتا تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور (۔) مبارک میں آ گیا۔ اتنے میں (نداء) ہوئی اور حضرت صاحب بھی اندر سے تشریف لائے۔

(مأخوذ از روایات حضرت منشی محبوب عالم صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 9صفحہ220 تا222)

حضرت میاں وزیر خان صاحب ولد میاں محمد صاحب افغان غوری لکھتے ہیں کہ ایک روز 1895ء یا 1896ء کی بات ہے، حضرت صاحب اور مولوی صاحبان یعنی مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب، مولوی محمد احسن صاحب اور چند دوست جن میں مَیں بھی تھا، گول کمرے میں کھانا کھا رہے تھے کہ کھانے کے وقت قیمہ بھرے ہوئے کریلے آئے۔ حضرت صاحب نے ایک ایک کر کے تقسیم کر دیئے۔ دو رہ گئے اور مجھے کوئی نہیں دیا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے تو نہیں دیا۔ بڑے بڑے مولویوں کو دے دیا ہے، مجھے نہیں دیا۔ حضرت صاحب نے معاً دونوں کریلے اُٹھا کر میرے آگے رکھ دیئے۔ مَیں نے عرض کی حضور بھی لے لیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، آپ کھائیں۔

(ماخوذ از روایات حضرت میاں وزیر خان صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 14صفحہ 363، 364)

تو فوراً ایسی صورتحال بعض دفعہ ہوتی تھی کہ خیال آیا اور ادھر حضرت مسیح موعود نے ان کے خیال کے مطابق، خواہش کے مطابق یا جو بھی اگر کوئی بدظنی پیدا ہوئی ہو تو اُس کو دور کرنے کے لئے فوراً وہ عمل کر دیا۔

حضرت میاں عبدالرحیم صاحب ولد میاں محمد عمر صاحب جو قادیان کے رہنے والے تھے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں حضور گورداسپور تشریف لے گئے اور بوجہ روزانہ پیشیوں کے حضور نے وہاں قیام فرما لیا۔ میری عادت تھی کہ میں پہلے کھانا نہیں کھایا کرتا تھا بلکہ حضور جب کھانا کھا لیتے تو پھر کھایا کرتا تھا۔ سارے کا سارا کھانا پکوا کر بھجوا دیا کرتا تھا۔ یہ کھانا پکواتے تھے مہمانوں کا بھی اور حضرت مسیح موعود کا بھی، لیکن اپنے لئے نہیں نکالتے تھے، سارا بھجوا دیتے تھے۔ ایک دن میں نے حافظ حامد علی صاحب مرحوم کو تاکید کی کہ میرا کھانا یہاں لے آنا مگر اس دن خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ کئی دوست تھے، وہ سب کھانا کھا گئے اور میرے واسطے کچھ بھی نہیں بچا۔ مَیں حافظ صاحب سے غصے ہو گیا اور یونہی سو گیا۔ صبح حضور نے آواز دی کہ کیا کھانا تیار ہے۔ حافظ حامد علی صاحب نے حضور سے عرض کیا کہ ابھی تو کھانا پکانے والا ہی نہیں اُٹھا اور ہم سے غصہ ہیں۔ پھر حضور نے کھڑکی کی طرف سے آواز دی۔ کھڑکی چوبارے کی تھی اور باورچی خانے کے سامنے تھی مگر مَیں نے پھر بھی آواز نہ دی۔ (حضرت مسیح موعود آواز دے رہے ہیں انہوں نے پھر بھی جواب نہیں دیا)۔ اس پر حضور نے پھر آواز دی میں نے پھر بھی جواب نہیں دیا۔ پھر حضور خود تشریف نیچے لے آئے اور فرمایا کہ 'کاکا' آج کیا ہو گیا ہے، کھانا کس طرح تیار کرو گے؟ اس پر حافظ حامد علی صاحب نے دوبارہ عرض کیا کہ حضور! یہ رات سے ناراض ہے کیونکہ اس نے کہا تھا کہ حضور کے کھانے کے بعد میرا کھانا لانا، مگر چونکہ کھانا بچا نہیں تھا اس لئے اس کو نہ دے سکا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کو پہلے دے دیا کرو۔ اس نے عرض کیا (حافظ حامد علی نے) کہ یہ پہلے نہیں لیتا۔ پھر حضور نے حافظ صاحب کو کہا کہ اس کے لئے ایک سیر دودھ روزانہ لایا کرو۔ اُس بات کو سن کے میں مچلا بنا ہوا سو رہا تھا۔ میں فوراً اٹھا اور عرض کی کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر کھانا تیار ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے جلدی جلدی آگ جلا کر آدھا گھنٹہ گزرنے سے پہلے کھانا تیار کر دیا۔ جب حضور کے پاس کھانا گیا تو میں بھی اوپر چوبارے پر چلا گیا۔ حضور نے پوچھا تم نے کیا طلسمات کیا

ہے؟ کیا جادو کیا ہے؟ میں نے عرض کیا پھر بتاؤں گا۔ دوسرے دن صبح جب مہندی لگانے کے لئے گیا تو فرمایا کل کیا جادو کیا تھا کہ کھانا اتنی جلدی تیار ہوگیا۔ چونکہ حضور اکیلے تھے مَیں نے حضور سے عرض کیا کہ دراصل خالی گوشت پک رہا تھا، گوشت رکھ کے تو ہلکی آنچ مَیں نے رکھ دی تھی، اور تیز آگ بند کی ہوئی تھی۔ اُس وقت جب آپ نے کہا تو مَیں نے جلدی سے سبزی ڈالی اور کھانا تیار ہو گیا۔ حضرت صاحب اس سے بڑے ہنسے اور خوش ہوئے۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں عبدالرحیم صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 8صفحہ 228تا230)

حضرت شیخ مشتاق حسین صاحب ولد شیخ عمر بخش صاحب گوجرانوالہ کے ہیں۔ یہ کہتے ہیں 1900ء یا 1901ء کا واقعہ ہے کہ سالانہ جلسے کے ایام میں حضرت مسیح موعود (۔) مبارک میں تشریف فرما تھے، نماز ظہر کا وقت تھا اور نمازی جمع تھے۔ حضور نماز ادا کرنے کے بعد تقریر فرما رہے تھے۔ ایک شخص اُس وقت باہر سے آیا اور دوستوں کے سر سے پھاندتا ہوا حضور کے قرب میں چلا گیا۔ (اوپر سے پھلانگتا ہوا آیا، آگے چلا گیا) اُس کی اس جدوجہد میں ایک دوست کی پگڑی اُتر گئی، ٹھوکر لگی جو بیچ میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے کسی کی پگڑی اُتر گئی اُس سے، اور اُس نے حضور کو شکایتی رقعہ لکھ دیا۔ حضور اُس کو پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور گھر کی کھڑکی کے پاس پہنچ کر حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بلایا اور کھڑکی کے پاس چند باتیں کر کے اندر تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب واپس آکر کھڑے ہوگئے اور تقریر شروع کی۔ تقریر تو دس پندرہ منٹ کی کی، مگر شروع کے مطلب کے الفاظ مجھے آج بھی من وعن یاد ہیں۔ حضور نے فرمایا (حضرت خلیفہ اول نے) کہ دیکھو آج مَیں تمہیں ایک خوفناک بات سناتا ہوں۔ خود نہیں، بلکہ مامور کیا گیا ہوں (خود نہیں بتا رہا مَیں، بلکہ مجھے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے) کہ یہ بات بتا دو۔ تمہیں بتاؤں کہ آج ہمارا امام دعا کر رہا ہے کہ خشک ڈالی مجھ سے کاٹی جاوے‘‘۔ حضرت مسیح موعود نے اُن کو کہا کہ آج مَیں یہ دعا کر رہا ہوں کہ جو خشک ڈالیاں ہیں وہ مجھ سے کاٹی جائیں۔ جو اپنے ایمان میں مضبوط نہیں ہونا چاہتے وہ مجھ سے کٹ جائیں۔ پھر حضرت خلیفہ اوّل نے کہا یہ بھی آگے حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ تم دوسروں کے سر کچل کر خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے، قرب الٰہی اس کے فضل سے ملتا ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت میاں شیخ مشتاق حسین صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 329)

لوگوں کے سروں سے پھلانگتے ہوئے جاؤ، کسی کو تکلیف دو، کسی کو ٹھوکر مارو کہ قریب پہنچ کر میں زیادہ قرب حاصل کرلوں گا۔ تو فرمایا کہ لوگوں کو تکلیف دینے سے قرب نہیں ملا کرتا، قرب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے اس فضل کو تلاش کرو۔ پس آج بھی بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے بعض پڑھے لکھے لوگ بھی پھلانگتے ہوئے آگے آنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ کسی دوسرے کی تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ اور جلسے کے دنوں میں کیونکہ رش ہوتا ہے اس لئے جو پہلے آنے والے ہیں وہ آگے آکر بیٹھ جایا کریں تاکہ پیچھے سے آنے والے آرام سے بیٹھا کریں، بجائے اس کے کہ بیچ میں جگہ خالی ہو اور پھر لوگوں کو پھلانگ کر آنا پڑے۔

حضرت غلام محمد صاحب، یہ نارووال کے تھے پولہ مہاراں کے۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ 1904ء میں شمولیت کے لئے خاکسار بمع دیگر احمدیان چوہدری محمد سرفراز خان غیر مبائع سکنہ بدوملہی اور میاں چراغ دین صاحب مرحوم ستواڑو، چوہدری حاکم سکنہ منگولہ اور یہ سارے لوگ بہت سارے جو تھے رات کو امرتسر گاڑی پر پہنچے۔ کہیں رات کو کسی جگہ بٹالے میں اترے۔ کسی سید کی مسجد میں رات گزاری۔ پھر صبح قادیان پہنچ گئے۔ حضرت مسیح موعود ایک دالان میں تقریر فرما رہے تھے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا گھر ہے جہاں آج کل، یہیں پہلے مہمان خانہ ہوتا تھا۔ تقریر سورۃ بقرۃ کے رکوع نمبر ایک اور سورۃ دھر کی تفسیر تھی۔ نفسِ امّارہ، نفسِ لوّامہ، نفسِ مطمئنہ کی تشریح تھی۔ یعنی نفسِ امارہ وہ ہوتا ہے جب انسان گناہ ہی کرتا ہے۔ تو نفسِ امّارہ غالب ہوتا ہے۔ نفسِ لوّامہ گناہ بھی کرواتا ہے اور نیک کام بھی، اور بعض بعض دفعہ نفسِ امّارہ اور نفسِ لوّامہ کی باہمی لڑائی رہتی ہے۔ کبھی گناہ کی حالت غالب کرلیتی ہے، کبھی نیکی کی۔ نیکی غالب ہوجانے پر، اگر مکمل طور پر نیکی غالب آجاتی ہے جب اور گناہ دور بھاگ جاتا ہے تو پھر نفسِ مطمئنہ حاصل ہوجاتا ہے۔ انسان گناہ نہیں کرتا بلکہ نیکی سے ہی واسطہ رہتا ہے۔ اُس صورت میں پھر جب نفسِ مطمئنہ حاصل ہوجائے۔ نفسِ امارہ و نفسِ لوامہ کی کُشتی ہوتی ہے۔ یعنی برائی کو ابھارنے والا نفس اور پھر اس پر ملامت کرنے والا نفس جو ہے وہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ کبھی وہ جیت گیا، کبھی وہ جیت گیا۔ کبھی وہ اوپر ہوتا ہے کبھی وہ نیچے، کبھی وہ اوپر کبھی وہ نیچے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس کے بعد آیت ....(الدھر:6) تلاوت فرمائی کہ خدا کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کو ایسے پیالے پیش کئے جائیں گے جن میں کافوری کی خاصیت ملی ہوئی ہوگی۔ اس تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا کہ جس طرح کافوری شربت ٹھنڈک پیدا کرتا ہے، اسی طرح جب نفسِ مطمئنہ حاصل ہوجاوے، اطمینان ہوجاتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ....(الدھر:18) کہ اور اس میں ان پیالوں میں پلایا جاتا ہے جس میں زنجبیل ملی ہوئی ہوگی۔ پھر فرمایا کہ جس طرح زنجبیل کا شربت لذیذ ہوتا ہے ایسا ہی نفسِ مطمئنہ حاصل ہوجانے پر نیکی کی لذت حاصل ہوجاتی ہے۔ بدی کی طرف خیال بھی نہیں جاتا۔

(مأخوذ از روایات حضرت غلام محمد صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3صفحہ 172، 173)

پس یہ روایت مَیں نے خاص طور پر اس لئے بھی لی تھی کہ (۔) حضرت مسیح موعود کی باتوں کو کس طرح سنتے تھے؟ کس طرح اُن سے استفادہ کرتے تھے؟ اور کس طرح اُن کو یاد رکھتے تھے؟ پھر بڑے سادہ الفاظ میں آگے بیان بھی کر دیا کہ دوسروں کو سمجھ بھی آجائے۔ پس اسی سوچ کے ساتھ ہمارے یہاں جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جلسے میں شامل ہو کر تقاریر کو سننا بھی چاہئے اور اُن سے علمی فیض بھی حاصل کرنا چاہئے، روحانی فیض بھی حاصل کرنا چاہئے اور یاد بھی رکھنا چاہئے، تاکہ پھر آگے اس علم اور روحانیت کو پھیلانے والے بھی بنیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد دین صاحب بنوں ہسپتال کے انچارج تھے، یہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ 1905ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ دستی بیعت دسمبر 1905ء میں کی۔ بذریعہ خط اپریل 1905ء میں اور دستی دسمبر 1905ء میں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کی تھی یہ بیعت۔ اُس وقت میری عمر بیس سال کی تھی اور مَیں میڈیکل کالج لاہور میں سب اسسٹنٹ سرجن کلاس میں پڑھتا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد بہت سے لوگ تھے چنانچہ ایک لمبی پگڑی پھیلا دی گئی تھی جس پر لوگوں نے ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ بیعت کنندگان میں شیخ تیمور صاحب بھی تھے۔ شیخ صاحب نے پہلے بھی بیعت کی ہوئی تھی مگر ہمارے ساتھ بھی شامل ہوگئے۔ حضور (حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر شیخ صاحب کا ہاتھ تھا اور شیخ صاحب کے ہاتھ پر میرا ہاتھ تھا۔ حضور الفاظ بیعت فرماتے جاتے تھے اور ہم سب بیعت کنندگان اُن کو دہراتے جاتے تھے۔ بیعت کے بعد حضور نے دعا فرمائی تھی۔ جلسے کے اختتام پر ہم پانچ ڈاکٹر کلاس کے طالب علموں نے حضور سے واپسی کے لئے اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ ٹھہرو۔ رسالہ الوصیت اُس وقت چھپ کر آیا تھا۔ ابھی گیلا ہی تھا کہ ہم کو اُس کی ایک ایک کاپی عنایت کر دی گئی اور ساتھ ہی حضور نے ہمیں واپسی کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ ہم رسالہ الوصیت لے کر واپس لاہور آگئے۔ لاہور میڈیکل کالج کے ہسپتال اسسٹنٹ کلاس نے جن میں مَیں بھی شامل تھا، 1906ء کے آغاز میں بعض شکایات کی بنا پر سٹرائک کر دی (ہڑتال کر دی) اس میں احمدی میڈیکل طلباء بھی شامل تھے۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس کا علم ہوا تو حضور نے ازراہِ کرم ایک تاکیدی حکم ہمیں بھیجا کہ ایسی تحریکات میں حصہ لینا (۔) کے خلاف ہے اور جماعت احمدیہ کی بھی روایات کے خلاف ہے اس لئے تم سب پرنسپل صاحب سے معافی مانگ کر کالج میں پھر داخل ہو جاؤ۔ ساتھ ہی پرنسپل صاحب میڈیکل کالج کو بھی لکھا اور ساتھ ہی سفارش بھی کی کہ

ہماری جماعت کے طلباء کو معافی دے کر پھر داخل کر لیں۔ چنانچہ ہم پانچوں احمدی طلباء معافی مانگ کر پھر داخل ہو گئے۔ اس پر پیسہ اخبار لاہور نے مسیح کے پانچ حواری کے عنوان سے ایک مضمون لکھا اور حضرت مسیح موعود اور احمدی جماعت پر بہت اعتراض کئے۔ لیکن پھر بھی اثر نہیں ہوا، باقی لڑکے بھی اُس کے بعد معافی مانگ کر داخل ہو گئے۔ کہتے ہیں حضور کے بہت سارے خطوط میرے پاس ہیں۔ لیکن جنگِ عظیم کی وجہ سے باہر تھے، وہ گم گئے۔

(مأخوذ از روایات حضرت ڈاکٹر محمد دین صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 53،54)

تو بہرحال ہڑتال کے بارے میں سٹرائکوں کے بارے میں ہمارا کیا مؤقف ہے اس بارے میں مَیں بڑے واضح طور پر خطبات دے چکا ہوں۔

چوہدری غلام رسول صاحب بسراء 99 شمالی سرگودھا کہتے ہیں کہ دسمبر 1907ء جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ جمعرات کی شام کو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود صبح باہر سیر کو جائیں گے۔ اس وقت دستور یہ تھا کہ جب بہت بھیڑ ہو جاتی تھی تو آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ باندھ لیا جاتا تھا اور آپ اس حلقے کے بیچ چلتے تھے۔ (جس طرح چین (Chain) بنا لیتے ہیں بازو پکڑ کے) چنانچہ میں نے اپنے ہمراہیوں مولوی غلام محمد گوندل امیر جماعت احمدیہ چک 99 شمالی، چوہدری میاں خان صاحب گوندل اور چوہدری محمد خان صاحب گوندل مرحوم سے صلاح کی کہ اگر خدا نے توفیق دی تو صبح جب آپ باہر سیر کو نکلیں گے تو ہم آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنائیں گے، اس طرح پر ہم حضور کا دیدار اچھی طرح کر سکیں گے۔ صبح جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو تمام لوگ حضور کے انتظار میں بازار میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ یہ مکمل پتہ تو نہیں تھا کہ حضور کس طرف سے باہر تشریف لے جائیں گے لیکن جس طرف سے ذرا سی بھی آواز اُٹھتی کہ آپ اس طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے لوگ اُسی طرف ہی پروانہ وار دوڑے جاتے تھے۔ کچھ دیر اسی طرح ہی چہل پہل بنی رہی۔ آخر پتہ لگا کہ حضور شمال کی جانب سے ریتی چھلا کی طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ ہم لوگوں نے جو آگے ہی منتظر تھے کپڑے وغیرہ کس لئے اور تیار ہو گئے کہ جس وقت حضور بازار سے باہر دروازے پر تشریف لے آئیں، اُسی وقت ہم بازوؤں کا حلقہ بنا کر آپ کو بیچ میں لے لیں گے۔ ہم اس تیاری میں تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑے جمِ غفیر کے درمیان میں (اس جمگھٹے کے) آپ آ رہے ہیں۔ اس جمگھٹے نے ہمارے ارادے خاک میں ملا دیئے اور یہ جمگھٹا جو تھا ہمیں روندتا ہوا چلا گیا۔ ریتی چھلے کے بڑے مغرب کی طرف ایک لسوڑی کا درخت تھا۔ آپ اُس لسوڑی کے درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور وہاں ہی آپ لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے۔ کسی نے کہا حضرت صاحب کے لئے کرسی لائی جاوے تو آپ نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے کہا ہے کہ لوگ بہت بڑی کثرت سے تیرے پاس آئیں گے لیکن (پنجابی میں باتیں ہو رہی تھیں شاید تو فرمایا) ''تُوں اَکّیں نہ اور تھکیں نہ''۔

(ماخوذ از روایات حضرت چوہدری غلام رسول بسراء صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 71)

دیکھیں کس شان سے آج بھی آپ کا یہ الہام پورا ہو رہا ہے۔ اس ملک میں بیٹھے ہوئے کثرت سے لوگ جلسہ سننے کے لئے آ رہے ہیں۔ اصل میں تو یہ عربی کا الہام ہے جس کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے۔ یا حضرت مسیح موعود نے اس طرح بیان فرمایا۔

حضرت مولوی محمد جی صاحب ولد میر محمد خان صاحب کہتے ہیں کہ جلسے پر میں نے حضرت اقدس کو تقریر کرتے دیکھا ہے۔ کوئی وقت معین نہیں ہوتا تھا جب ارادہ آپ فرماتے تھے تو اعلان کیا جاتا۔ میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں جلسہ ہو رہا تھا۔ آپ لکڑی کی سیڑھی سے اُتر کر آئے جو دالان کے اندر لگی ہوئی تھی اور زندگی وقف کرنے کا ارشاد کیا۔ (اس وقت زندگی وقف کرنے کا ارشاد فرمایا جلسے کی تقریر میں)۔ (۔) اقصیٰ میں ایک جلسے میں آپ کے لئے کرسی رکھی گئی اور بیٹھ کر تقریر کی۔ تقریر میں فرمایا، ہر ایک آدمی جو یہاں ہے وہ میرا نشان ہے، پس اس وقت بھی جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں جلسے پہ، دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے، یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہیں۔ اور اس صداقت کے نشان کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت اقدس کی تقریر میں تسلسل ہوتا تھا، شروع میں کچھ دھیمی آواز ہوتی تھی پھر بلند ہو جاتی تھی۔ مقرر اپنی تقریروں میں بعض فقروں پر زور دیا کرتے ہیں، آپ کی یہ عادت نہیں تھی۔ قرآنِ مجید کی آیت بھی سادہ طرز سے پڑھتے تھے، نہ ہاتھ سے اور نہ انگلی سے اشارہ کرتے۔ لاٹھی ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوتے تھے کبھی دونوں ہاتھ اس پر رکھ لیتے۔ آپ کی تقریر نہایت دلکش ہوتی، بالکل اطمینان سے آپ تقریر فرماتے گویا قدرتی مشین ہے جس کو قدرت کے ہاتھ نے کام لینے کے لئے کھڑا کیا ہے۔

(مأخوذ از روایات حضرت مولوی محمد جی صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 8 صفحہ 145،146)

حضرت صوفی نبی بخش صاحب روایت کرتے ہیں کہ 27 دسمبر 1891ء کے جلسے پر جس میں حاضرین کی تعداد اسّی (80) کے قریب تھی مَیں بھی حاضرِ خدمت ہوا اور دن کے دس بجے کے قریب چائے پینے کے بعد ارشاد ہوا کہ سب دوست بڑی (۔) میں جو اب (۔) اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے تشریف لے جائیں۔ حسب الحکم سب کے ساتھ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ زہے قسمت کہ میرے لئے قسّامِ ازل نے اس برگزیدہ بندے کی جماعت میں داخل ہونے کے لئے یہی دن مقرر کر رکھا تھا۔ اس وقت (۔) اتنی وسیع نہ تھی جیسی آج نظر آتی ہے۔ سب کے بعد حضرت صاحب خود تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب کو ''آسمانی فیصلہ'' سنانے کے لئے مقرر کیا۔ لیکن میرے لئے یہ ایک حیرت کا مقام تھا کیونکہ میں نے حضرت اقدس کے رُوئے مبارک اور لباس کی طرف دیکھا تو وہ وہی حلیہ تھا اور وہی لباس تھا جس کو ایام طالب علمی میں میں نے دیکھا تھا۔ حاضرین تو بڑی توجہ سے آسمانی فیصلہ کو سننے میں مشغول تھے اور میں اپنے دل کے خیالات میں مستغرق تھا اور فیصلہ کر رہا تھا کہ یہ تو وہی نورانی صورت ہے جس کو طالب علمی کے زمانے میں میں نے عالم خواب میں دیکھا تھا۔

(روایات حضرت صوفی نبی بخش صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 5 1 صفحہ 109)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود کو آپ کی وفات کے متعلق الہامات ہو رہے تھے اُنہی دنوں کا واقعہ ہے کہ جلسہ سالانہ (۔) اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ حضور نے اس جلسہ میں نماز کے بعد متعلق تقریر فرماتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی تشریح فرمائی اور عبودیت کے معنی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ عبد جب صحیح طور پر عبودیت کے رنگ سے رنگین ہوتا ہے تو اُس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں پڑ کر آگ کا انگارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صفاتِ الٰہیہ سے عبد متصف ہو جاتا ہے جس طرح کہ وہ لوہا ٹکڑا آگ نہیں ہوتا بلکہ اپنی ماہیت میں لوہا ہوتا ہے اور عارضی طور پر آگ کی کیفیت اس میں سرایت کرتی ہے۔ اسی طرح عبد اپنی حقیقت میں انسان ہوتا ہے لیکن اس میں صفات الٰہیہ کام کر رہی ہوتی ہیں ایسے عبد کا ارادہ اپنا نہیں ہوتا بلکہ الٰہی ارادے کے ساتھ اس کی تمام حرکات و سکنات وابستہ ہوتی ہیں۔

(روایات حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 4 1 صفحہ 50)

پس ایسی عبودیت کی تلاش کی کوشش ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور یہی حقیقی مومن ہونے کی نشانی ہے اور یہی چیزیں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری روایت کرتے ہیں کہ غالباً 1906ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر آپ نے اپنی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میری موت اب قریب ہے اور مَیں جب اپنی جماعت کی حالت دیکھتا ہوں تو مجھے اُس ماں کی طرح غم ہوتا ہے جس کا دو تین دن کا بچہ ہے اور وہ مرنے لگے لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر مجھے کامل یقین ہے کہ وہ میری جماعت کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ یہ ایک دل کا اطمینان ہے۔

(روایات حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 8 صفحہ 68)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا فرمایا اور حضرت مسیح موعود کی جماعت روزانہ بڑھ رہی ہے اور بڑھتی چلی جارہی ہے لیکن صرف تعداد میں بڑھنا ہی کافی نہیں، ہمیں اپنے ایمانوں کی بھی فکر کرنی چاہئے اپنی روحانیت کی بھی فکر کرنی چاہئے اور اس میں بھی بڑھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اور اپنے ایمانوں کو اور اپنی نسلوں کے ایمانوں کو بچانے کے لئے ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ نہ صرف یہ ایمان ہمارے تک ہی محدود رہیں بلکہ اپنی اگلی نسلوں میں بھی ہم یہ ایمان پیدا کرنے والے بنیں اور اس کے لئے نیک نمونے قائم کریں تا کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے ہمیشہ فیض پانے والے بنتے چلے جائیں اور آپ کی فکروں کو دور کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ اور یہی چیزیں ہیں جو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھائیں گی اور یہ جو (۔) کے واقعات میں نے بیان کئے ہیں یہ اصل میں تو اس لئے کئے ہیں تا کہ ہمارے سامنے کچھ نمونے ہوں اور ہمیں مختلف ذریعوں سے پتہ لگے کہ کس طرح (۔) اپنے عشق و محبت کا اظہار حضرت مسیح موعود سے کرتے تھے، کس طرح کا تعلق حضرت مسیح موعود کو آپ کے ساتھ تھا اور کیا وہ روحانی انقلاب تھا جس کے لئے وہ پروانے ہر وقت شمع کے گرد اکٹھے رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے ایمانوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور کبھی کسی بھی قسم کی ایسی حرکت ہم سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے۔

ابن کریم

کچھ یادیں استاذی المکرّم قریشی نور الحق تنویر صاحب کی

جامعہ احمدیہ کا نام آتے ہی روح و بدن میں ایک عجیب قسم کی خوشبو سی سرایت کر جاتی ہے بلاشبہ یہ ہمارے محبوب اور شفیق اساتذہ کرام ہی کی نیک صحبتوں اور اخلاق کی بدولت ہے۔ میں ایک دینی گھرانے سے تعلق ہونے کے باوجود حافظ کلاس اور جامعہ احمدیہ سے بالکل ہی نابلد سا تھا اس میں لاپرواہی نہیں بلکہ مرکز سے دوری تھی۔ میرے ابا جان محترم مولانا چوہدری عبدالکریم کاٹھگڑھی صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ تھے وہ فیلڈ میں رہتے تھے ہم لوگ گاؤں میں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ان کی دعاؤں، توجہ، امی جان اور دادا جان محترم چوہدری عبدالعزیز کاٹھگڑھی کی تربیت و رہنمائی کی وجہ سے بنیادی پوٹینشل جو ایک واقف زندگی کے لئے از بس ضروری ہوتا ہے۔ وہ لاشعوری طور پر اندر موجود تھا یعنی جماعت سے محبت اور جماعت کا درد۔ اب حفظ قرآن ہی کو لے لیں میں آٹھویں کلاس میں تھا ہمارا ایک ساتھی نصر اللہ احمدی سکول میں نہ آیا پتہ چلا کہ وہ حافظ کلاس میں چلا گیا ہے تو ہم نے بھی گھر آ کر ضد شروع کر دی کہ ہم نے بھی قرآن کریم حفظ کرنا ہے۔ تو یوں ہماری سعادت بختی یعنی قرآن کریم حفظ کرنے کا آغاز ایک کلاس فیلو اور گیم فیلو کی وجہ سے ہوا۔ اب جامعہ احمدیہ کا بھی میرا خیال ہے کہ کچھ تذکرہ ہو جائے میرے بڑے بھائی جان عبدالحکیم صاحب واقف زندگی تھے۔ مگر بھائی جان کو کام کے دوران ایک ساتھی کی کسّی کا گہرا وار لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ خیر اللہ نے مہربانی فرمائی کہ جان بچ گئی مگر وہ کچھ بہتر طور پر اپنی پڑھائی مکمل نہ کر سکے۔ حفظ قرآن کے بعد مجھے چونکہ بنیادی طور پر گیمز سے لگاؤ تھا اور گیمز میں فٹ بھی تھا لہٰذا تین ساڑھے تین سال کے بعد آٹھویں ہی میں داخلہ لیا۔ اور جب میٹرک کے امتحان کی تیاریاں شروع ہوئیں تو ابو جان جوان دنوں کینسر کی وجہ سے شدید علیل تھے۔ یوں سمجھئے بستر مرگ ہی پر تھے بس حالت ایسی کمزوری کی تھی کہ اٹھنا بیٹھنا بھی محال نظر آتا تھا صحن میں لیٹے ہوئے تھے اور ذکر وقف زندگی کے حوالے سے آ گیا آپ نے اپنے انہی دلی جذبات کا اظہار کیا کہ دیکھو بیٹا آپ کے بڑے بھائی تو جامعہ نہیں جا سکے میری خواہش ہے کہ تم یہ بار اٹھاؤ۔ میں نے فوراً حامی بھر لی۔ آپ یقین جانیں کہ وہ نحیف و لاغر جسم جسے بیماریوں نے کھوکھلا کر دیا تھا چارپائی سے چپکے ہوئے نظر آتے تھے یوں محسوس ہوا جیسے ان میں بجلی کوند آئی ہے آپ نے اسی خوشی اور جوش سے اپنا جسم اوپر اٹھایا اور خوشی اور مسرت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا۔ بس وہ دن اور آج کا دن اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود ہر دن میرے لئے خوش بختی کا طلوع ہوتا ہے۔ تو اس طرح والد صاحب مرحوم کی خواہش اور دلی تمنا کی وجہ سے ہم ان خوش بخت راہوں کے راہی بن گئے۔ ؎

میں نیواں میرا مرشد اچا اِیں اچیاں دے سنگ لائیاں
میں صدقے جاواں انہاں اچیاں تو جہاں نیویاں نال نبھایاں

ہاں تو میں بات جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے محرکات کے حوالہ سے کر رہا تھا ویسے تو ٹی آئی ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کی عمارتوں میں ایک چھوٹی سی دیوار کا فرق محسوس ہوتا ہے مگر فی الواقع زمین و آسمان کا فرق ہے تمام طلباء واقفین زندگی اور ان کی رہ نمائی کرنے والے عشق الٰہی اور عشق رسولؐ کی محبت میں گُندھے ہوئے وجود جن کے قریب سے گزرنے سے بھی ان کے ہونے کا احساس ہوتا تھا دوسرا کہ یہ کہ آپ ان سے پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔ مجھے تو ہمیشہ نہ صرف اساتذہ کرام جامعہ احمدیہ بلکہ عملہ کارکنان جامعہ احمدیہ دعاؤں میں یاد رہتے ہیں یقین جانئے وہ دنیا ہی کوئی اور ہے ہم لوگ دیہاتوں سے آئے ہوئے وہاں گئے اور اس ماحول نے ہمیں یوں ہاتھوں ہاتھ لیا کہ ہم ان کے اور وہ ہمارے ہو گئے۔ ہمارے ابتدائی اساتذہ میں سے ایک پیارے اور منکسر المزاج بہت بڑے عربی کے ماہر استاذ محترم قریشی نور الحق تنویر صاحب تھے بلاشبہ وہ حق کا نور بلکہ روشن نور تھے۔

آپ ہمیں عربی پڑھانے پر مامور ہوئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم لوگ مختلف علاقوں کے مختلف مزاجوں کے اور پھر طرفہ یہ کہ عربی سے بالکل نابلد۔ عربی اس طرح پڑھائی کہ ان کو بھی عربی محاورے میں سیدی کہا کرتے۔ چونکہ گفتگو عموماً ان کی کلاس میں عربی ہی میں ہوتی تھی اس لئے وہی تراکیب آپ استعمال کرتے تھے۔ اب اتنے بڑے پائے کے عالم اور استاذ بلکہ مزید یہ کہ آپ نائب پرنسپل بھی تھے اور ابتدائی کلاسوں کو اس محبت سے پڑھاتے کہ ان کو سیدی کہہ کر پکارتے۔ نام یوں لیتے تھے۔ السید طارق سعید، السید حمید اللہ ظفر، السید باسط احمد، السید محمود احمد تو یہ ان کی ایک خاص ادا تھی۔ دراصل وہ شاگردوں کا ادب کر کے ان کو ادب آداب کی راہوں کی طرف لے جانا چاہتے تھے اسی طرح کرتے کرتے عربی کی ابتدائی تراکیب سمجھا دیں انہی دنوں ہمیں پتہ چلا ما اسمك۔ تمہارا نام کیا ہے ما اسم ابيك۔ تمہارے ابا کا نام کیا ہے اور أنتَ مرد کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں اور أنتِ مونث کے خطاب کے لئے اور جزاكَ الله مذکر کے لئے اور جزاكِ الله یعنی ك کی زیر کے ساتھ مؤنث کے لئے اس طرح آہستہ آہستہ عربی کی بنیاد بنائی۔ مجھے آپ کی سادگی اور انکساری نے بہت متاثر کیا ہے جس طرح پھلدار شاخ جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ بعینہٖ وہی معاملہ تھا اتنے بڑے عالم کہاں کہاں سے اکتساب علم کیا عربی کی ڈگریاں لیں مگر مجال ہے کوئی اظہار یا لقب القاب میاں محمد بخش صاحب کیا خوبصورت یہ نقشہ کھینچتے ہیں۔ ؎

پڑھنے داناں مان کریں توں تے نہ آکھیں میں پڑھیا
او جبار قہار سدا وے متیں روڑ چھڈیں دودھ کڑھیا

کپڑے صاف ستھرے ہوتے مگر سادہ، بعض شرٹس کئی کئی سیزن آپ پہنتے۔ سادگی وقار اور بے نفسی اور دنیا سے بے رغبتی صاف عیاں ہوتی تھی۔ بائیسکل پر جامعہ آتے، وہ بھی صاف ستھرا یوں لگتا تھا روزانہ اس کو صاف کر کے گھر سے نکلتے۔ ڈسپلن کے پابند۔

تو ان چند باتوں کے تذکرے سے صرف مقصود یہ ہے کہ استاذی المکرّم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کر دوں اللہ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آپ نے صرف جامعہ احمدیہ ہی میں خدمات نہیں ادا کیں بلکہ محلّہ میں بھی بحیثیت صدر محلّہ بہت بڑی ذمہ داری کو نبھایا۔ مکرم چوہدری مختار ڈوگر صاحب بتاتے ہیں کہ آپ نے محنت اور جانفشانی سے محلّہ کو سنبھالا اور ہماری بھی تربیت کی وہ ایک الگ داستان ہے۔ وہ کہتے ہیں جب آپ بیمار ہوئے بیماری بھی وہ جو جان لیوا بنی آپ نے آہستہ آہستہ ذمہ داریوں میں مجھے آگے کیا میں تو اتنی بڑی ذمہ داری کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور جب ذمہ داری آن پڑی تو پتہ چلا کہ کتنے بڑے اونٹ کو وہ سنبھالے ہوئے ہیں ہر گھر سے آپ کا رابطہ تھا دکانوں مارکیٹوں کے مسائل ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ خود بھی پانچوں نمازوں کے پابند اور دوسروں کو بھی پابندی کی احسن رنگ میں تلقین فرماتے اور تلقین ایسی کہ دلوں پر اثر کرتی کیونکہ حسین عمل کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی تھی۔ غرضیکہ بہت ہی پیارا اور نیک وجود تھے بے لوث اور بے نفس تھے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم شفیق احمد لطیف صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے انیق احمد انس واقف نو نے بعمر ساڑھے چھ سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عابدہ عزیز صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ نے حاصل کی۔ مورخہ 11/اگست 2011ء کو دفتر روزنامہ الفضل میں بعد از افطاری تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ بچہ مکرم عبداللطیف صاحب سابق کارکن دفتر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کا پوتا اور مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کے نور سے وافر حصہ عطا فرمائے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم آصف محمود صاحب معلم وقف جدید گوٹھ مسن ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم زاہد احمد صاحب ولد مکرم بشارت علی صاحب آف گوٹھ شریف آباد ضلع عمر کوٹ گزشتہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر میڈیکل سنٹر میرپور خاص میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوف کی جلد از جلد اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب لاہور بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں سانس کی تکلیف ہے ہر وقت آکسیجن لگی ہوئی ہے چل پھر نہیں سکتے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

❁ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے بھانجے مکرم محمد عطاء المحسن صاحب ابن مکرم مبارک احمد طاہر صاحب شہید لاہور کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ عطیۃ القدیر بنت مکرم مولانا خورشید احمد انور صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار انڈین روپیہ کے عوض 25 جولائی 2011ء کو بیت فضل لندن میں فرمایا۔ دلہا حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کے نواسے اور دلہن حضرت مولانا کے چچا مکرم میاں عبدالعظیم صاحب درویش قادیان کی پوتی ہیں۔

اسی طرح خاکسار کی بھانجی مکرمہ عطیۃ الناصر صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد طاہر صاحب شہید لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم محمد احسان صاحب ابن مکرم محمد سرور بٹ صاحب ٹورانٹو کینیڈا کے ساتھ مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں 10 ہزار کینیڈین ڈالر کے عوض 18 فروری 2011ء کو کیا۔ دلہا اور دلہن حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کی نواسی اور نواسا ہے۔ عزیزہ عطیۃ الناصر اور مکرم محمد عطاء المحسن صاحب مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کے پوتی اور پوتا ہیں جبکہ مکرم محمد احسان صاحب مکرم محمد انور بٹ صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو نہ صرف جانبین کیلئے بلکہ جماعت کیلئے بابرکت فرمائے اور یہ جوڑے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث ٹھہرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے جانثار بنے رہیں۔ آمین

درخواست دعا

❁ سلسلہ کے دیرینہ بزرگ و خادم محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے، وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ گزشتہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ پراسٹیٹ کی تکلیف ہے اور کمزوری بہت ہے۔ خاص طور پر ٹانگوں اور گھٹنوں میں۔ قارئین الفضل سے اس بزرگ ہستی کی کامل و عاجل شفایابی اور فعال زندگی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

❁ مکرم سلمان مامون احمد صاحب ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 11 جولائی 2011ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام انا احمد تجویز ہوا ہے۔ جو محترم شیخ مامون احمد صاحب مرحوم سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حلقہ احد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی اور مکرم سید منور احمد صاحب ویلنشیا ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم خالد محمود صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ صادقہ جلیل صاحبہ زوجہ مکرم جلیل احمد خان صاحب احمد نگر نزد ربوہ ضلع چنیوٹ مورخہ 6/اگست 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 7/اگست 2011ء کو بعد از نماز عصر مکرم فخر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ احمد نگر نے پڑھائی۔ بعد تدفین مکرم اکرم بٹ صاحب صدر جماعت احمد نگر نے دعا کروائی۔ مرحومہ عرصہ دراز سے لجنہ اماء اللہ احمد نگر میں ایک فعال ممبر کی حیثیت سے بے لوث خدمت سرانجام دے رہی تھیں۔ یہ خدمت، خدمت خلق سے شروع ہوئی اور پھر 1995ء سے 2008ء تک نائبہ صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ 2000ء سے تا حیات صدر صاحبہ لجنہ ضلع جھنگ نمبر 2 کی نائبہ صدر کی حیثیت سے بہت محنت اور لگن سے کام کیا۔ مرحومہ میں اطاعت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی تھیں۔ احمد نگر میں آنے والی ہر صدر لجنہ کا دایاں بازو ہوتی تھیں۔ مرحومہ اس کے علاوہ بھی بہت ساری خوبیوں کی مالک تھیں۔ بہت دعا گو، تہجد گزار، ملنسار، خدمت کرنے والی اور خاص کر دوسروں کی ہمدردی کا جذبہ ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور کوئی بھی خدمت کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں خواہ مالی قربانی کا ہو یا کوئی بھی جماعتی خدمت کا۔ مرحومہ کا خلافت کے ساتھ بہت محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مکرم ارشد خان صاحب احمد نگر، مکرمہ عذرا فضل صاحبہ زوجہ مکرم فضل احمد ساجد صاحب مربی سلسلہ دارالافتاء، مکرم اظہر خان صاحب کینیڈا، مکرمہ عطیہ خالد صاحبہ زوجہ خاکسار، مکرم عامر جلیل صاحب احمد نگر، مکرم اعظم خان صاحب احمد نگر، مکرمہ نجمہ جلیل صاحبہ احمد نگر، مکرم بلال خان صاحب یو۔کے اور مکرم جہانگیر خاں صاحب بیلجیم احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

❁ مکرم عبدالرشید صاحب ساٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ ششماہی =/1050 روپے

☆ سہ ماہی =/525 روپے

☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھرا، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

khurshiddawakhana@gmail.com

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (قدرتی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ بے وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

مٹی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)

معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر، بد ہضمی، گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔

(عام قیمت پیکنگ 130/- 25ML روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH

جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ نیز ادویات کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 047-6211399, 0333-9797797

مراس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399, 0333-9797798

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

لذیذ اور خستہ، حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق تیار کردہ فروزن کباب (چکن اور بیف) سموسے (قیمہ اور وجیٹیبل) اور چکن وجیٹیبل رول حاصل کرنے کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔: 03445216940

ربوہ میں پہلی بار شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0321-2063532, 0333-3532902

ضرورت اساتذہ
الصادق اکیڈمی میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے
تعلیمی قابلیت بی اے۔ بی ایس، ایم اے۔ ایم ایس سی ہو۔ انٹرویو مورخہ 21,20 اگست صبح 9 بجے الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف میں ہوگا۔ اپنی اسناد کی فوٹو کاپی کے ساتھ درخواست صدر صاحب محلہ سے تصدیق کروا کے جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6211637-6214434

انفرٹیلٹی کلینک
- Sono Hystero Salpingo Graphy
- IUI (Intra Uterine Insemination)
- Power Color Doppler Ultrasound

کیا آپ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں؟
آج ہی ہمارے ڈاکٹر صاحبان سے چیک اپ اور مشورہ کیلئے تشریف لائیں (مکمل اعتماد اور رازداری کیساتھ)
You Need It.....we bring it
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
047-6213944
047-6214499
یادگار چوک ربوہ

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426, 35803602, 35923961

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، وجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163, 36368130 Fax: 042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص جینٹس، بوائز ویسٹکوٹ، گرلز سوٹ 32 تا 36 سائز قیمت -/350 روپے
رینبو فیشن
عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

البشیرز
اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

ربوہ میں سحر و افطار 16۔ اگست
انتہائے سحر	4:05
طلوع آفتاب	5:32
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:54

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000, Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ و زنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
سپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

EXIDE- FB- Tokyo- MILLT
OSAKA- VOLTA- PHOENIX- AGS
بیٹریوں کی ریپئرنگ۔ دیسی بیٹریاں گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ۔ ربوہ
بالمقابل لاری اڈا چنیوٹ، محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر 0333-6710869
عابد محمود 0333-6704603

FR-10

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347, 7239347, 7354873
Mob:0300-4292348, 0300-9403614